مارا گیا بھائی رن میں زینب جائے کہاں
گھر بار لُٹا ہے بن میں زینب جائے کہاں

اے بھائی مدینہ جا کے نانا کو میں کیا بتلاؤں
پوشاک تمہاری دوں یا دِرّوں کے نشاں دکھلاؤں
پوچھینگے لوگ وطن میں زینب جائے کہاں

شبیر نے سر کٹوایا عباس نہر پر سوئے
ہمراہ جسے لائی تھی وہ سارے بہادر کھوئے
اک پھول بچا ہے چمن میں زینب جائے کہاں

اصغر کا کسی کو صدمہ اکبر کا کسی کو غم تھا
قاسم کو کوئی روتی تھی دولہے کا کہیں ماتم تھا
کہرام تھا مرد و زن میں زینب جائے کہاں

اماں کو سناؤں گی میں ان آنکھوں نے دیکھا منظر
تھا لال تمہارا تنہا اور چلتے تھے تیغ و خنجر
لاکھوں تھے تیر بدن میں زینب جائے کہاں

پھر شمر نے ماری ٹھوکر، قرآن کے اوپر بیٹھا
خنجر نہ چلا ظالم کا پھر شہ نے بجایا سجدہ
بھائی تھا رنج و محن میں زینب جائے کہاں

دیتا تھا صدائیں اس دم گودی میں سلاؤ اماں
ہمت کو بڑھاؤ میری امداد کو آؤ اماں
اب آخری سانس ہے تن میں زینب جائے کہاں

سجدے میں جھکی پیشانی اور آئی دعا ہونٹوں پر
سر تن سے جدا ہوتا تھا چلتا تھا لعیں کا خنجر
تھے سورج چاند گہن میں زینب جائے کہاں

اے بھائی ملوگے پھر کب اک بار گلے لگ جاؤ
جاتی ہے بہن اٹھونا رِخصت کے لئے تو آؤ
دیکھو آنسو یہ نین میں زینب جائے کہاں

یہ سیفِ ہدی مولی کو تا حشر سلامت رکھنا
زینب کی دعاء سے اِنکو تا روز قیامت رکھنا
کرتے ہیں بکاء جو حزن میں زینب جائے کہاں

یہ ذکر سنا کر جب بھی شہ سیف ہدی روتے ہیں

دھرتی پہ حسامی اس دم املاک جمع ہوتے ہیں

اٹھتا ہے شور گگن میں زینب جائے کہاں